جناب ثاقب اکبر صاحب

آسمانی کتابوں میں تحریف ___ قرآن کریم کی نظر میں

قرآن حکیم میں بہت سے مقامات پر اہل کتاب کے ہاتھوں آسمانی کتابوں کی دستبرد کا ذکر آیا ہے۔ بعض مقامات پر کلمہ "تحریف" ("یحرفون" یا "یحرفونہ" کی صورت میں) بھی استعمال ہوا ہے۔ علاوہ ازیں متعدد آیات میں ان کی الٰہی کتابوں کے ساتھ ان کے منفی سلوک کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہیں کتمان کی صورت میں اور کہیں کلمات کی ادائیگی میں ہیر پھیر کی صورت میں۔ بہر حال یہ آیات واضح کرتی ہیں کہ پروردگار کی نظر میں "تحریف" کن صورتوں پر صادق آتی ہے۔ ان آیات کی روشنی میں ہم قرآن حکیم میں تحریف کے دعاوی کا جائزہ لیں گے۔

کلمہ تحریف قرآن حکیم میں : قرآن مجید میں ذیل کی چار آیات میں کلمہ "تحریف" کے استعمال سے کتب آسمانی میں انسانی دستبرد کا ذکر کیا گیا ہے :

"افتطمعون ان یومنوالکم وقدکان فریق منھم یسمعون کلم الله ثم یحرفونه' من بعدماعقلوه وھم یعلمونo(۱) (اے مسلمانو!) کیا تمھاری خواہش ہے کہ (یہ یہودی بھی) تمھارے ساتھ ایمان لے آئیں جبکہ ان میں سے ایک گروہ تو ایسا تھا کہ (اس کے لوگ) اللہ کا کلام سنتے تھے پھر اسے سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتے تھے۔

"من الذین ھادوایحرفون الکلم عن مواضعه ویقولون سمعنا وعصینا واسمع غیرمسمع وراعنالیا'بالسنتھم وطعنافی الدین ...... "(۲) یہودی ہو جانے والوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کلمات کو انکے محفل سے پھیر دیتے ہیں نیز اپنی زبانوں سے اُلٹ پھیر کرنے اور دین پر طعن زنی کی خاطر (اسطرح کے جملے) کہتے ہیں : " سمعناوعصینا" (ہم نے سنا اور نافرمانی کی) " واسمع غیرمسمع " (سُنو کہ نہ سُنے جاؤ) وراعنا .

فبما نقضھم میثاقھم لعنھم وجعلناقلوبھم قسیة یحرفون الکلم عن مواضعه ونسوا حظاًممّاذکروابه ...... (۳)

ان کی عہد شکنی کے باعث ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ لفظوں کو ان کے محل سے پھیر دیتے ہیں اور انہیں جو سبق دیا گیا اس کا بڑا حصہ انہوں نے فراموش کر دیا۔

"ومن الذین ھادوا سمعون للکذب سمعون لقوم اخرین لم یاتوک یحرفون الکلم من بعدمواضعه یقولون ان اوتیتم ھذافخذوہ وان لم تؤتوہ فاحذروا(۴) ......اور جو یہودی ہو گئے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں جو جھوٹ کیلئے کان لگاتے ہیں اور دوسروں کے لئے جو تمھارے پاس نہیں آئے سنتے ہیں اور کلمات کو انکے اپنے محل پر متعین ہو جانے کے بعد اُلٹ پھیر کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر تو تمہیں یہ حکم دیا جائے تو مان لو وگرنہ مت قبول کرو......

چند اور شواہد : قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض اہل کتاب مذہبی پیشوا اپنے ہاتھوں سے احکام لکھ کر انہیں اللہ تعالیٰ سے منسوب کر دیتے تھے۔ گویا انہیں "منزل من اللہ" یا کتاب خدا کا حصہ قرار دیتے تھے۔ مثلاً "فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذامن عنداللہ لیشتروابه ثمناًقلیلا ۔ ...... (۵)

(پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے "کتاب" لکھتے ہیں، پھر کہتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ صرف اس لیے کہ اس سے کچھ مال کمالیں)۔ بعض آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل کتاب کے بعض علماء آسمانی کتاب میں نازل شدہ احکام کو تھوڑے سے دنیاوی مفاد کیلئے چھپا دیتے تھے اور انسانی معاشرے کی ضرورت پر انہیں ظاہر نہیں کرتے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے :

" ان الذین یکتمون ما انزل اللہ من الکتب ویشترون به ثمناً قلیلا لا أولیک ما یاکلون فی بطونھم الاالنار......"(۶)۔ یقیناً جو لوگ اسے چھپا دیتے ہیں کہ جو اللہ نے کتاب میں نازل کیا اور تھوڑا سا مفاد اٹھا لیتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں ڈالتے......

کتاب ماسبق میں تحریف کی صورتیں : مذکورہ بالا آیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ کتب کے ساتھ انکے اپنے وارثوں اور عالموں نے بہت ظالمانہ سلوک روا رکھا ہے اور نہ فقط انکے تحفظ کا حق ادا نہیں کیا بلکہ جانتے بوجھتے ہوئے ان میں ہیر پھیر اور ادل بدل کا ارتکاب کیا' صرف اسلئے کہ تھوڑا سا دنیاوی مفاد حاصل کر لیں۔ بہر حال ان آیات سے تحریف کی جو مختلف صورتیں سامنے آتی

ہیں یا قرآن حکیم کے الفاظ میں کلمہ "تحریف" جن جن صورتوں پر صادق آتا ہے ان میں تحریف معنوی بھی شامل ہے اور تحریف لفظی بھی۔ ہاں یہ بات اپنی جگہ پر درست ہے کہ تحریف لفظی بھی درحقیقت کتاب الٰہی کے اصل مفاد کو دگرگوں کرنے اور اپنی خواہشات کو آسمانی و الٰہی رنگ دینے ہی کیلئے ہوتی ہے۔ لہذا لفظی تحریف کا مقصد اور نتیجہ بھی معنوی تحریف ہی ہوتا ہے۔

معنوی تحریف : اول تو تاریخی شہادتوں سے یہ بات پایہء ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ کتب ماسبق' تورات ہو' انجیل ہو یا کوئی اور' کوئی بھی اپنی اصل نازل ہونے والی زبان میں منزل من اللہ متن کے ساتھ محفوظ نہیں' ثانیاً موجود متون کی معنوی تحریفات کا دروازہ بھی دنیا پر حریص افراد نے اب تک کھول رکھا ہے۔ تقریباً تمام بزرگ مفسرین قرآن' متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین میں سے' نے متعدد آیات کی تفسیر میں اہل کتاب کے ہاتھوں تحریف معنوی کا ذکر کیا ہے۔ اس سلسلے میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۷۵ کی تفسیر رقم کرتے ہوئے شیخ طوسی (م ۴۶۰ھ) اپنی معروف تفسیر "التبیان" میں لکھتے ہیں : "وقد کان فریق منهم : أی ممن هوفی مثل مالهم من اسلافهم یسمعون کلم الله ثم یعلمون انه الحقّ' وعاندون فیحرفونه' ویتأولونه' علی غیرتأویله" شیخ طوسی ہی سورۃ نساء کی آیت نمبر ۴۶ کے حوالے سے لکھتے ہیں : "وقوله یحرفون الکلم عن مواضعه یعنی یغیرونها عن تأویلها" (۸) بیضاوی (م : ۶۸۵ھ ۶۹۱ھ) نے بھی اپنی تفسیر "انوار التنزیل واسرار التاویل" میں لفظی کے ساتھ ساتھ معنوی تحریف کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۴۱ کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں :

(یحرفون الکلم من بعد مواضعه) ای: یمیلون عن مواضعه التی وضعه الله فیها امالفظاً باهماله اوتغییر وضعه' واما معنی بحمله علی غیرالمراد واجرائه فی غیر مورده "(۹)۔ مولانا مودودی نے بھی "تفہیم القرآن" میں اس کی صراحت کی ہے۔ سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۷۵ کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں : "ایک گروہ (فریق) سے مراد ان کے علماء اور حاملین شریعت ہیں۔ "کلام اللہ" سے مُراد تورات' زبور اور وہ دوسری کتابیں ہیں جو ان لوگوں کو ان کے انبیاءؑ کے ذریعے سے پہنچیں۔ "تحریف" کا مطلب یہ ہے کہ بات کو اصل معنی و مفہوم سے

پھیر کر اپنی خواہش کے مطابق کچھ دوسرے معنی پہنا دینا' جو قائل کے منشا کے خلاف ہوں۔ نیز الفاظ میں تغیر و تبدل کرنے کو بھی تحریف کہتے ہیں۔ علماء بنی اسرائیل نے یہ دونوں طرح کی تحریفیں کلام الٰہی میں کی ہیں۔ (۱۰)

لفظی تحریف : قرآن حکیم نے اہل کتاب کے ہاتھوں کتب ماسبق میں لفظی تحریف کی بالصراحت شہادت دی ہے۔ نیز لفظی تحریف کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ ذیل میں ہم مختلف آیات کے حوالے سے تحریف لفظی کی مختلف صورتوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

(۱) اپنے ہاتھوں سے لکھ کر اسے منزل من اللہ قرار دینا : اس سلسلے میں قرآن مجید کی بہت سی آیات شہادت دیتی ہیں۔ سورۃ بقرہ کی آیت ۷۹ جو قبل ازیں لکھی جا چکی ہے، اسی امر کی گواہی ہے۔

(۲) زبان سے لفظوں کو بگاڑ دینا : اس حوالے سے سورۃ نساء کی آیت نمبر ۴۶ جو گزشتہ صفحات میں لکھی گئی ہے ان کے اس طرز عمل کی شاہد ہے۔ تاہم مذکورہ آیت میں پیغمبر اسلام ﷺ کے سامنے ان کے اس طریق کار سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ یہی طرز عمل وہ اپنی کتاب کے ساتھ بھی کیا کرتے تھے۔ اس سے سورۃ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت پردہ اٹھاتی ہے :

"وان منهم لفريقاً يلون السنتهم بالكتب لتحسبوه من الكتب وما هو من الكتب ج ويقولون هومن عندالله وما هو من عندالله ويقولون على الله الكذب وهم يعلمون o (۱۱) ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کتاب پڑھتے ہوئے زبانوں کو اُلٹ پھیر کرتے ہیں (اور بات کچھ کی کچھ بنا دیتے ہیں' تاکہ تم سمجھو کہ یہی کچھ کتاب میں ہے جبکہ وہ کتاب میں سے نہیں ہے اور یہ لوگ جانتے بوجھتے ہوئے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ۔ راغب اصفہانی نے مادہ "ل وی" کے ذیل میں لکھتے ہیں : "ولوى لسانه' بكذا كناية" عن الكذب وتخرص الحديث' قال تعالىٰ : يلون السنتهم (۱۲)

(۳) بھلا دینا کمی کرنا : مذکورہ بالا آیات میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اہل کتاب نے نہ صرف اپنی آسمانی کتابوں میں اپنے ہاتھوں سے لکھ کر بہت کچھ "کتاب" بنا ڈالا اور اسے خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیا بلکہ بہت کچھ اس میں سے طاق نسیاں کر دیا جیسا کہ فرمایا گیا ہے :

"ونسؤاحظاممّاذکروابہ" انہیں جو کچھ نصیحت کی گئی تھی اس کا ایک حصہ انہوں نے فراموش کر دیا۔ گویا ان کی کتاب آسمانی' کمی وبیشی' دونوں کا شکار ہوئی۔

(۴) جملات کو آگے پیچھے کر دینا: بعید نہیں کہ یحرفون الکلم عن مواضعہ اور اس جیسے دیگر جملوں کا ایک مفہوم یہ بھی ہو کہ اہل کتاب اپنی آسمانی کتابوں کے جملوں کو اس طرح سے آگے پیچھے کر دیتے تھے جس کے باعث ان کے مطالب دگرگوں ہو جاتے تھے۔

(۵) کتمان: گذشتہ صفحات میں سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۱۷۴ لکھی جا چکی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جو کچھ نازل کیا تھا اہل کتاب معمولی دنیاوی مفاد کی خاطر اسے چھپا دیتے تھے۔ ظاہراً یہ امر کمی بیشی کے معنی میں تو شامل نہیں ہے' تاہم اس کا مقصد اور نتیجہ بھی "ماانزل اللہ" میں کمی کرنا ہی ہے۔ اس ساری گفتگو سے ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ گذشتہ کتابوں (بالخصوص بائبل جس سے متعلق آیات قرآن پیش کی گئی ہیں) میں کمی بیشی بھی ہوئی ہے' ان کتابوں کے علماء اس کے الفاظ کی ادائیگی میں بھی ہیر پھیر کے مرتکب ہوتے تھے اور ان کی عبارتیں بھی دگرگوں کرتے تھے۔ بعض اوقات اپنے مادی مفاد کی خاطر مذکورہ حکم کو چھپا بھی لیتے تھے۔ اسی سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ تورات وانجیل میں اس وقت بھی جو کچھ ہے وہ تمام انسانوں ہی کا گھڑا ہوا نہیں ہے بلکہ بہت کچھ "منزل من اللہ" بھی باقی ہے' اگرچہ عین متن نہ ہو کیونکہ "ونسؤا حظاممّا ذکروابہ" کا مفہوم یہی ہے کہ ایک حصہ انہوں نی بھلا دیا تھا اور ایک حصہ ان کے پاس محفوظ ہے۔ اسی طرح کتمان کی ضرورت بھی انہیں وہیں پیش آتی تھی جہاں موجود حکم الٰہی پر وہ عمل نہیں کرنا چاہتے تھے۔

﴿حوالہ جات﴾

(۱) القرآن: البقرہ: ۷۵ (۲) القرآن: النساء: ۴۶ (۳) القرآن: المائدہ: ۱۳ (۴) القرآن: المائدہ ۴۱ (۵) القرآن: البقرہ۔ ۷۹ (۶) القرآن، البقرہ: ۱۷۴ (۷) طوسی: ابوجعفر محمد بن الحسن۔ التبیان (طبع بیروت ۱۴۰۹ھ' ۱/۳۱۳) (۸) طوسی: التبیان: ۳/۲۱۳ (۹) بیضاوی: عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی۔ انوار التنزیل واسرار التاویل (طبع: بیروت ۱۴۰۴ھ) ص: ۱۴۴ (۱۰) مودودی: ابوالاعلیٰ۔ تفہیم القرآن (طبع: لاہور ۱۹۹۴ء) ۱/۷۸ (۱۱) القرآن: آل عمران۔ ۷۸ (۱۲) اصفہانی: ابی القاسم الحسین بن محمد الراغب۔ المفردات فی غریب القرآن (طبع: ایران ۱۴۰۴ھ)۔ ص: ۴۵۷۔